پہلے مکمل سیاسی مفاہمت کی منزل حاصل کر لی جائے۔ غیر مسلم آبادی کو اسلامی قوانین کے نفاذ کے حوالے سے جو جائز شکایات اور تحفظات ہیں ان کا بھی ازالہ کیا جانا چاہیے۔ غیر مسلم شہریوں کے ساتھ رواداری، تالیف قلب اور حسن سلوک کی شاندار روایات اسلامی تاریخ کا سنہری باب ہیں، سوڈان میں اسلامی قانون کے نفاذ کے ساتھ ساتھ ان روایات کو بھی پوری طرح اپنایا جانا چاہیے۔ تمام سیاسی گروپوں اور حکومت کے درمیان رابطے، تبادلہ خیال اور مشاورت کا ایک مستقل اور باقاعدہ نظام سوڈان جیسے ملک میں ناگزیر ہے تاکہ شکایات اور غلط فہمیوں کا بروقت ازالہ ہو سکے۔ اس مقصد کے لیے کوئی مستقل ادارہ تشکیل دیا جانا مناسب ہوگا جس کے توسط سے حکومت اور تمام سیاسی گروپ ایک دوسرے سے مستقل رابطہ رکھ سکیں۔

۷) عالمی اسلامی تحریکیں اپنا کردار ادا کریں

سوڈان کی مسلم سیاسی قیادت، باہمی اختلافات کے باوجود عموماً اسلامی فکر کی حامل ہے۔ صدر عمر البشیر، ڈاکٹر حسن ترابی، دارفور میں مسلح تحریک کی روح رواں جسٹس اینڈ ایکولٹی پارٹی کے قائد ڈاکٹر ابراہیم خلیل، امہ پارٹی کے سربراہ صادق المہدی، سب کا حوالہ اسلام ہے۔ ڈاکٹر ابراہیم خلیل، ڈاکٹر حسن ترابی کے سیاسی اور نظریاتی شاگرد ہیں۔ ڈاکٹر حسن ترابی عالم عرب کی مایۂ ناز اسلامی تحریک اخوان المسلمون کے قائدین میں سے ہیں۔ صدر عمر البشیر بھی ایک مدت تک ڈاکٹر حسن ترابی کو اپنا فکری و نظریاتی لیڈر تسلیم کرتے رہے ہیں۔ اس لیے سوڈان کی مسلم قیادت میں موجودہ فاصلوں کو کم کرنے میں عالمی اسلامی تحریکیں امکانی طور پر مؤثر کردار ادا کر سکتی ہیں۔ اسلامی تحریکیں اور تنظیمیں اگر سوڈان کو صہیونی اور عالمی استعماری سازشوں سے بچانے کے لیے نتیجہ خیز کردار ادا کرنے کا فیصلہ کر لیں اور اس مقصد کے لیے مربوط کوششیں کریں تو ان کے انتہائی مثبت نتائج سامنے آنے کی توقع کی جا سکتی ہے۔

ڈاکٹر حسن ترابی کا یہ موقف... کہ سوڈان کو بچانے کے لیے صدر بشیر بین الاقوامی کریمنل کورٹ کے وارنٹ کو تسلیم کرتے ہوئے اپنی گرفتاری پیش کر دینی چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ اس عدالت کی وکالت کرتے ہوئے یہ کہنا کہ ''عدالت سیاستدانوں اور سفارت کاروں پر نہیں بلکہ ججوں اور قانون دانوں پر مشتمل ہے جو ثبوت و شواہد کی بنیاد پر حکم جاری کرتے ہیں''... اپنے ملک کے خلاف عالمی استعمار کے خطرناک عزائم سے دانستہ تغافل پر مبنی نظر آتا ہے۔ پوری دنیا میں انصاف پسند لوگوں، عالم اسلام، عرب